

عمران سیریز نمبر 11

پتھر کا خون

(مکمل ناول)

○

مرحوم نے شاید تجھے کر لیا تھا کہ کہیں قیاس کو آگے نکلے گا مگر قہر دے گا اس کی کار
وہی کی کار کے پیچھے تھی اور عمران اپنی کار کے عقب لٹا آگئے میں قیاس کی کار کے ہاتھ
دست نہ کر رہا تھا جیسے وہ اپنے کار آگے نکلے کی کوشش کرتا۔۔۔ عمران کی کار سامنے
آئی۔۔۔ شروع سے باہر نکلتے ہی عمران نے یہ حرکت شروع کر دی تھی۔۔۔ تھوڑی سی دیر میں
اس کی سرسبز مٹی کا یہ شہنشاہ آپ سے باہر ہو گیا۔

آپ سے باہر ہو جانے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کے ساتھ اس کی بی بی ایشیو
بھی تھی۔ قیاس کو کمان بھی نہیں تھا کہ راستے میں کہیں عمران سے مل جائے۔۔۔ پھر ہو جانے
والا ایک جگہ ایک ایک ایک کار اس کی کار کے برابر چلتی ہوئی نظر آئی پھر آگے بڑھ گئی۔ یہ
ایشیو کی تھی اور عمران نہایت سنجیدہ انداز میں اسے اڑا رہا تھا۔ بی بی ایشیو عمران سے
بہت کبھی قیاس دل ہی دل میں جھلس رہا تھا۔ یہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ بی بی ایشیو کے
نکلنے کو اس سے پہلے ہو۔ عمران سے اس کی کار وہی تھی۔۔۔ اور کھنگڑے کرتے وقت عمران یہ
کہتا تھا کہ وہ کس سے کھنگڑا کر رہا ہے۔

تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہے جناب؟ ایشیو بڑا بڑا بی بی اور قیاس ہارن دینے لگا۔ اچانک عمران کی
کار میں پڑیشن میں آگئی کہ اگر قیاس پورے ایک نہ لگتا تو نگرانی لازمی تھا۔۔۔ اس کی کار
اس کی جگہ جگہ کے ساتھ رک گئی۔ پورے کا پورے پورے سے نکلتے نکلتے چلا
آئی اور بھی تقریباً اس گز کے فاصلے پر رک گئی۔ قیاس دانت پیچتا ہوا اپنی کار سے اتر آیا۔
اور وہی طرفہ عمران کی کار پر رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر بی بی سے قہر دے لیا۔

دے کر اس پر طر کیا تھا۔

وہ بالکل تمام اس جگہ تک پہنچے جہاں دوسرا دھماکا ہوا تھا۔ یہاں بھی انکڑی ہڈی چٹانوں کے اچیرتے اور ان کے نیچے اعلان تھی۔۔۔ بھری چٹانیں ٹھٹھکی ہوئی نیچے جا چکی تھیں۔ اچانک مہمان بچھا۔

"لوہر۔۔۔ خون۔۔۔ دیکھو۔۔۔"

اعلان سے خون بہہ بہہ کر نیچے جا رہا تھا۔ چٹانوں کے نیچے سے کئی جگہ پانی پھیل رہا تھا۔ پھر تھکی تھکی۔۔۔ اور سوئی سوئی سرخ گھیری حرکت کر رہی تھیں۔

فیاض کے سر پر ہی طرف کا پتہ لگے۔ مہمان چٹانوں سے اتر کر اعلان کی طرف جانے لگے۔

"یہ۔۔۔ لگ۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟" فیاض نے پوچھا۔

"تم بھی آؤ۔۔۔" مہمان غصے سے بھرپور تھا۔

فیاض بھی بہت کر کے نیچے اترنے لگا۔ اور وہ اس جگہ پہنچے جہاں سے خون کی آواز آ رہی تھی۔

"اب تم کیا کہو گے؟" مہمان نے فیاض کی طرف دیکھ کر کہا۔

فیاض نے اپنے ہنگ ہوئے ہاتھوں پر زہن پھیری لیکن نہ کہنے کی بجائے مہمان کی آنکھوں میں دیکھا رہا۔

"آج لوہر کون تھا؟" مہمان نے کہا۔ "پھر یہ خون کس کا ہے؟۔۔۔ کیا ہے؟"

مہمان نے چٹانوں کے رخنوں سے ہمارے نیچے کی کوشش کی۔ لیکن کچھ نہ دیکھ سکا۔

وہ دونوں کافی دیر تک لوہر لوہر سر رہتے رہے۔ پھر مہمان واپسی کے لئے حواشی نکالنے لگا۔

اچانک فیاض نے اسے ایک طرف بھینچے دیکھا۔

یہ کوئی چمکدار چیز تھی جسے اٹھانے کے لئے مہمان جھکا تھا۔ فیاض تیزی سے آگے بڑھا۔

وہ کسی احوال کی ایک چمکدار عکس تھی جس کا کچھ حصہ ایک بڑے پتھر کے نیچے دبا ہوا تھا۔ مہمان

اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر اس نے جب سے غم تراش پڑا تھا۔

کر اس کے قرب وجود کی سلی کھوئی شروع کر دی۔

یہ وقت تمام جہاں سے ٹھٹھانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔

مہمان پاش کے ہوئے فولاوی تھی جس کا قطر دو انچ ضرور رہا ہوگا۔ یہ ایک طرف سے سلاخ اور دوسری طرف ایک چھوٹے سے دائرے کے اندر طلوع ہوتے ہوئے سورج کا نقش تھا۔

"یہ کیا ہے؟" فیاض نے کہا۔

"جیسے بھی ہو۔" مہمان سر ہلا کر بولا۔ "یہ ایک ورنی احوال ہے۔ ہوا میں اڑ کر یہاں تک

آئی ہے۔۔۔ کوئی نہ کوئی لاپرواہ ہوگا۔ اور اس کی حالت سے یہ بھی نہیں ظاہر ہوتا کہ یہ

یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ اس کی چمک دیکھو۔"

"کیا تم اس سے کسی چیز پر پہنچ رہے ہو؟" فیاض نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ مگر؟" مہمان نے پوچھا۔ "پھر توڑی دیر ہو رہی ہے۔ جب تک کہ یہ ساری

چٹانیں سے ہٹا دی جائیں۔۔۔ اس وقت تک کچھ نہیں کہا جاسکتا۔"

مہمان نے وہ عکس اپنی جیب میں ڈال لی تھا۔

"نہیں؟" فیاض اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ "تم یہاں سے کوئی چیز نہیں لے جاسکتے۔"

"توڑی مڑی۔۔۔ میں اسے قبر میں نہ لے جاؤں۔" مہمان نے براہِ سادہ جا کر کہا اور وہ

وہاں سے واپس گروا۔

توڑی مڑی مڑی عکس کا وہ ہاتھ گاڑیوں کی آوازوں سے گونجنے لگا۔۔۔ پھیس کے کسی مسخ

یہاں پہنچ گیا تھا۔ جس کے ساتھ وہ مہمان کا ہاتھ بھی لے گیا۔

مہمان پھر اپنی کار کی طرف واپس آ گیا۔

وہ کافی دور پہنچا۔ اب وہاں اس کیلئے کوئی کھائش نہیں تھی۔ وہین بدستور بیٹھی رہی۔

"آپ لوگ اس طرف چلے گئے تھے۔۔۔ میں آ رہی تھی۔" اس نے کہا۔

"توڑی مڑی۔۔۔"

مہمان اب اس میں دھنکی لینے کے موڑ میں نہیں تھا۔ لیکن مہمان اس موقع پر۔۔۔ ورنہ وہ تو

وہاں سے پہلے ہی میں دھنکی لیتا رہا تھا۔ اس دن سے جب فیاض کے آنس میں اس کا تصور ہوا تھا۔

وہی رہا تھا۔ یہی تمام تر اسی وقتوں کے ساتھ۔۔۔ اس کی پیشانی پر سونے کی ابرائی تھی۔

یہاں دوسری طرف کار کا وہ وقت کھول کر نیچے اتر گئی۔ مہمان نے اسے روکا نہیں۔۔۔ وہ

کسی طرح بیٹھا رہا۔۔۔ پھر انھیں اس وقت کر کے کار کو سڑک پر نکال دیا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ پتھریوں کو اندر سے ترش کر کچھ کال کو ضروری بنائی گئی تھی اور یہی
کچھ قیدی رکھے گئے تھے۔"

"اچھی سوئی محل میں بھی رکھتا ہوں۔" عمران سر ہٹا کر بولا۔ "کیا اس میں بھی کوئی عیب
ہوتا ہے جو تم مجھے بتا چاہتے ہو۔"

"کیا یہ بذلت خود عجیب نہیں ہے۔"

"میری نظر میں نہیں آیا پتھریوں کا اندر سے ترش ہونا کوئی حیرت انگیز چیز ہے۔ آٹا سے
دو چمچ برسی پیلے کے لوگ بھی اس فن سے واقف تھے اور وہیں قیدیوں کا ہونا بھی حیرت انگیز
نہیں ہے۔ کیا کسی کو قید کر کے کھلی بند کر دینا انسانی وحشیت سے باہر ہے؟"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" فیاض نے لہجے میں اکتاہٹ تھی۔

"میں جیسے اس سلسلے کی سب سے زیادہ حیرت انگیز بات بتا چاہتا ہوں۔" عمران فیاض کی
آنکھوں میں دیکھا ہوا بولا۔ "مگر خدا جہ کے جس آئینہ کی روش آج وہاں سے آ رہی ہے
وہ کل چار بجے شام تک اپنے آئین میں دیکھا گیا ہے۔ آج جو لاشیں آ رہی ہیں وہ کم از کم
تین دن پہلے کی ہیں۔ ان کی حالت بھی کھیر کرتی ہے۔"

"جیسے جیل میں ہوا چاہئے؟" فیاض نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور جیسے پھانسی کے تلے؟۔۔۔" عمران کی سنجیدگی میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔

"یہ بات جو تم نے مجھے بتائی ہے ایک سرکاری راز ہے۔"

"اور میں نے یہ راز کسی غیر سرکاری آدمی پر نہیں کھلایا۔"

"تم۔۔۔" فیاض کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔

"بہر حال؟" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "مجھے اب اس قسم کے کاموں سے کوئی

دیکھی نہیں رہ گئی۔۔۔ میں آج کل عوب کی خدمت کر رہا ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے کہ آج کل تم کیا کر رہے ہو۔" فیاض نے براہ راست پوچھا۔

"مگر جیسے ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم نے اپنی ہم معلومات کیسے حاصل کیا؟"

"یہ ان معلومات کی تلاش تھی۔۔۔ کہ مجھے جیسے ہمارے آدمی کے قیام میں جلی آگیا۔"

"عمران برف چھوڑو؟" فیاض نے کہا۔ "میں سنجیدگی سے اس مسئلے پر تہہ و آشوب چاہتا ہوں۔"

میں آشوب یہ ہے کہ تم فی الحال اپنی ہی اسٹیج سے ہٹنا چاہو۔"

پروہی ہے گئی۔۔۔ تم آخر اس کے پیچھے کیوں چکے ہو؟"

"میں نے جیسے ابھی کہہ کر دیا۔ آئندہ تم جانو۔"

"مگر تم شکوک کرنا چاہتے ہو تو صاف صاف کہو۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ۔"

وہیں کچھ نہ بولا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

"نہی تو تمہارے پاس ٹھوس ہی ہو گی۔"

"۔۔۔" فیاض کچھ سوچتا ہوا بولا۔۔۔ "ہاں کیوں؟"

"میں اسے ایک بد بھرد دیکھا چاہتا ہوں۔"

"کیوں؟"

"جیسا کہ میں سنجیدگی سے شکوک کرنے پر مجبور ہوں۔ تم سرکاری طور پر گئے

میں اسے دوبارہ دیکھا چاہتا ہوں ابھی سے وجہ نہ پھر؟"

"۔۔۔" عمران اصل۔۔۔ کھنکھاتا ہوا بولا۔

"میں اسے اس سے الٹا دیکھا۔۔۔" فیاض نے صاف صاف اس سلسلے میں کوئی

دیکھا نہیں کہ۔

"اب اس سلسلے میں اتنی اہم تھی؟"

"نہی سے بھی زیادہ۔"

"جیسا کہ تم کہتی تھی؟"

"نہی بھی نہیں۔۔۔ اب کچھ بھی نہیں۔ لیکن کیا وہ تمہاری جیب ہی میں چھپے ہوئے کو

دیکھنے کے لئے اسے کسی کو دکھانا بھی تھا؟"

"نہی کچھ نہیں تھا۔ میں نے اسے دوبارہ دیکھا۔ لیکن وہی تھی۔ اس لئے یہ بتانا مشکل ہے۔ ظاہر

اب میری آنکھوں میں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی تو میں کسی سے اس کا ذکر نہ کیا کرتا۔"

"تم کی اسٹیج؟"

"نہی نے میرا کام لیا۔"

"اس سے تم کو کیا فائدہ نہیں۔۔۔" عمران نے فیاض کے لہجے کی پروا نہ کیے بغیر کہا۔

کڑی میں... میں نے اسے دیکھا ہے۔"

"کب دیکھا ہے؟"

"زیادہ سے زیادہ چار سو گز کے دورے میں کے۔"

"مکان اس وقت بھی متقل تھا؟"

"جی ہاں اور اس پر... کرائے کے لئے خالی ہے۔" کاہلہ مسرور ہے۔

"آج کل کے زمانے میں بھی مکان اتنے دنوں تک خالی چسے رہ چکے ہیں؟"

"اس کے متعلق بڑی روایتیں سننے میں آتی ہیں... مکان آجیب ذرا مشہور ہے۔"

"اچھا... میں دیکھوں گا۔"

"کیوں نہ ہم میں سے کوئی اسے کرائے پر حاصل کر لے...؟" عمر نے کہا۔

"نہیں...! صرف اس کی عمر بڑی ہی کم ہے۔" عمر نے کہا اور سلسلہ متعلق کر دیا۔

"اچھا! وہی دور دورہ ملک بھی نہیں پہنچا تھا کہ دوسرے دن کی گھنٹی بجی جس کے گھر بیٹے...

اور کڑی میں سوچا تھا۔"

"یہ...! عمر نے۔"

"ہاں...! عمر نے۔"

"میں فاض ہوں؟"

"جگہ میں اسے عام کاسائی پر دیا تھا... میں جانتا ہوں کہ تم فاض ہو... متعلق ہے۔"

نہیں ہو سکتا۔"

"میں نے شکایت کے لئے دیکھ ڈالے۔" فاض ہوا... اس کی آواز سے بڑا مسرور۔

اور پھر تھا جیسے وہ تپ رہا ہو۔

"بہت اچھا کیا... کوئی خاص بات؟"

"ہاں...! وہ اب مجھے افسوس ہے... کہ میں تمہاری باتوں کو قبول کیوں کرتا ہوں؟"

"مگر میں اسے کون ہے؟" عمر نے پوچھا۔

"کوئی بھی نہیں ہے... میں تمہارا ہوں۔"

"تب بھی آہستہ بولو۔"

"نہیں...! اس پر دائرے میں شروع ہوتے ہوئے سورج کا نقش تھا... جیسا ایک مغربی...

میں کی جگہ ت سرور کا شائق تھا۔"

"جی ہاں۔"

"سو بیٹھی ہے... مجھے افسوس ہے عمر نے۔"

"بروز نہ کرو۔"

"میں تمہیں سلسلے میں میری مدد کر سکو گے؟"

"نہیں...! عمر نے بڑی سختی سے کہا۔"

"تجربہ؟"

"کوئی دالے اسے پہنچا کرتے ہیں... میں تم سے استدعا کروں گا کہ مجھ سے ملنا چاہتا...

ہے کہ وہ میں اب نہایت شرافت سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں بہت طے ہو گئی ہے لیکن کڑی...

میں اس پر متوجہ ہیں کہ میرا آپس میں دلوں سے ملنا چاہتا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ میرے لئے...

ماں کی کی تہمت سوزوں رہے گی۔"

"یہ عمر نے۔"

"نہیں ہاں...! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری مر جلاں تم خود تو شادی شدہ ہو اور ہر...

اور سے بد اشتہار بھی بدل دیتے ہو وہ پورا افسوس ہے تمہاری دوستی پر... چلنا ہے... نہیں...

میں...

اس نے ریسورہ کر دیا۔



لیکھ چکے ہیں عمر کی کہ گریڈ ہوئی کی کہ وہ میں بھی گئے۔" وہ عطا تھا۔

حسب معمول جسم پر شرار رنگوں والا لباس تھا۔ نیلی پتلون، زرد قمیض... گلابی جلی اور...

بیدار برف سا شگاف کوٹ۔

تھک سہ گری نیلی قمی اور اس کے ہاتھیں طرف گلاب کی تین کپڑاں لڑی ہوئی تھیں۔

وہ گریڈ ہوئی کے بن کپڑے نے اگر اسے کمر سے ہڑتے نہ دیکھا ہو تا تو شاید اسے اندر کھینچنے...

تھا نہ... پھر بھی اس نے اس سے ٹوک دی تھی۔

”ج بھی اگر پودین کے معمول میں فرق۔ کیا ہوتا تو کبھی اس کے گھر کا رخ نہ کر چکا

اظہار کے مطابق وہ بلا نامہ اپنی شاہی تہذیب و اخلاق کے ساتھ گریڈ ہوئی اور کئی قصبہ اس سے ریگی لارج کے سامنے کار روک دی۔ اسی وقت کے آخر میں جسٹس پودین راستی قصبہ اس سے دیکھا کہ بیٹھیں بھری رہنے والے لٹ پالٹ پر سوچو وہاں اس کی دیوٹی نہیں دکھائی تھی لیکن وہ اس کی فکر میں سے جا کر ہو رہی منزل پر جتا جاتا تھا جس میں کامیاب بھی ہو گیا لیکن بے سود۔ کیونکہ پودین کا قصبہ منسلق تھا وہاں کے جسٹس پودین دور چلا۔ ہر ایک ایک علی غرض وہاں کے ایک بھر روک دی۔

فون پر اس نے کہیں غرض کے فہرہ انگلی کے دوسری طرف سے بولنے والے سے اس نے صرف اتنا ہی پوچھا کہ پاس گھر پر سوچو بے پائیں جو ب اثبات میں ہو قوری درجہ پاس کی آواز سائی دی۔

”ہیلو“

”کون؟“

”ہاں میں ہوں۔ ہاں تم سے کہتا ہوں کہ ان پودین گریڈ ہوئی کون میں بھی ہوں۔ وقت گھر کیسے؟“

”تھا نہیں صحت کرسے۔ ویسا ہی پودین۔“

”میں صحت کے معاملے میں ہوں۔“ عرض نے سمجھ کی سے کہہ۔ ”تم انج اے ما ضرور لائے۔ کیونکہ آج وہی ایک خاص پروگرام تھا جسے اس کی وجہ تھا۔“

”پہلے تم بتاؤ کہ تم پر ان کے بیچے کیوں پڑ گئے؟“

”تم نے؟“ کہیں میں دیکھنا چاہا ہے اور تم کی اقدت بھی ہمیں رسد ہو گئے ہو۔“

”کیوں کون کر رہے؟“

”تھوڑا۔“ پاس میں اس پر یہ۔ غلام ہوئے۔ ”کہ تم اس پر کسی قسم کا اثر نہ ہو۔ بہر میں دیکھوں کہ میرے کہے پر عمل۔ کیا تو تمہیں کرائے کے روٹے دے گئے۔ نصیب ہوں گے۔“

”تم سنجیدہ ہو؟“

”ہاں میں سنجیدہ ہوں۔“

”میں کچھ۔“ وہاں عرض نے کہا۔ ”ہیلو“

”ہاں۔“ میں کچھ سوچے گا تھا۔“

”تھا؟“ تم دونوں گریڈ ہوئی کون نہیں گئے؟“

”اس کی طبیعت کچھ خوب تھی۔“ اس نے بار بار عرض سے یہی کہہ جائے گی۔“

”لیکن اس کا قصبہ منسلق ہے۔“

”ہو گا؟“ اس نے لا پراں سے کہہ۔ ”لیکن ہے وہاں غرض کے معاملے میں۔“

”وہ کیا سہارہ ہے؟“ اس کے خلاف کوئی وجہ قسم کا ثبوت ہے؟“

”نہیں۔“ اس نے غلام کیسے ہے۔ لیکن ہدی اس سے منسلق بہت ملکہ معلوم کر لینے کی

”جس وقت ہو۔“

”مجھے یقین ہے کہ تمہارے۔“ ثبات کی علامت تھی پرتی ہیں؟“ غرض نے کہا۔

”جس غرض میں پہلے کام کرتی تھی وہاں سے سوچو۔“ غلام سے ڈیڑھ گھنٹہ گئی تھی۔“

”ہو گا؟“ پاس نے کہا۔ ”یہ ایک اہم بات نہیں ہے۔ اسے دراصل غلام سر افرامی میں

حالت کا شرف تھا۔ سر افرامی سے، ابھی بھی ہے۔ غلام وہاں کیسے اس کے لئے جہاں منسلق ہے

”وقت ہو۔“

”جسما سو پر غرض؟“ عرض نے ایک طویل سانس لے کر سلسلہ منقطع کر دیا۔



”نیک۔“ ایک گھنٹے بعد عرض کی کار غلام کے بیٹے غلام کی کہاؤ میں غلام

”اس سر سلطان پہلے ہم بیٹے غلام کی غلام کا چاہا۔“ غلام غلام میں کر گیا تھا۔ عرض کے

”اس سر سلطان میں سے غلام غلام میں غلام راست میں۔“ جتنی میں کام کر رہا تھا۔ مگر اس کا

”اس سر سلطان میں کوہا کہ غلام غلام میں غلام راست میں۔“ جتنی میں کام کر رہا تھا۔ مگر اس کا

”اس سر سلطان کا غلام غلام۔“ غلام میں کر رہا تھا۔ کوہا کہ غلام غلام میں اس سے ملنے کے

”اس سر سلطان کے غلام ہے لیکن تھے

"کیوں باغیان تم کیا کرو ہے؟" انہوں نے خطرناک دھمکی دے کر کہا
"میرے بچے کرنے سے پہلے ہی بہت کچھ چکا ہے۔" عمران ہوشیار بن کر بچے میں دیکھ
"میں نہیں سمجھتا۔"

"سزا کی تشویشیں کی گئی کہ وہ چٹانوں کے نیچے سے کرلے گا۔ یہی کی لاش رہا کہ ہوئی تھی؟"
"نشیہ تو نہیں ہوئی۔ صرف چند گولی چلے گئے ہیں۔"
"اور ان چند گولیوں میں وہ بھی شامل ہے؟ لاش۔۔۔ ہوئے سے ایک دن پہلے کرلے
رہے تھے؟ پارتھو رانا دے۔"

"تو ہو؟" شوری تو یہ قسمی کہ یہاں کوئی دے پچھتاہ۔ "تو وہ دوست تھی یہ تو وہ سے
ہوئے تھے میں؟" پارتھو۔

"پھر ان کی لاش کی شناخت کیسے ہوئی تھی؟" عمران نے پوچھا۔
"کل شام تک جو کرلے رہی تھی جگہ پر کام ہوتا ہے۔ اس کا منسلک تھا۔"

"یہ میری بے حسنی ہے کہ میں اس آدمی کو نہیں دیکھ سکتا۔ یہ وہی ہے جس سے ہم
ہوئے۔ ان شیشوں نے دیکھی ہے۔ اس کا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ اس کی آواز سے کوئی اور اس
کا ایک لپٹ کر سنا تھا۔"
"مگر وہ ساری چہرہ لاشیں؟"

"یہ منسلک کام ہے۔ جنس۔" عمران نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔ "میں تو کون کون
ہوئے۔ ان کی گرفتاری کا کیا مقصد تھا؟"

"عمران؟" سر سلطان نے انہوں میں نیچے سے دیکھ کر کہا۔ "تم جانتے ہو۔ یہ تمام
معاہدہ ہے۔ مسطورہ نہیں وہ آدمی وہ تمام تقریریں دیکھتے ہیں۔ مگر یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے
پر کام ہوتا ہے۔ پتہ نہیں کہ اس حکومت کے لئے مسطورہ ہے۔ ہوں گے۔"

"یقیناً اب آپ دیکھنے کے لئے چاروں میں گیا تھا؟"

"وہ تو ابھی تک اس نے پرکھ کر دیکھا ہے۔ کیا ہی نہیں تھا؟"

"یہ یہ کل حقیقی تھا۔"

"فعلی الحقیق۔ ابھی تک اس معاہدہ کا مسودہ ہی نہیں ہو سکا جس پر اسے کام

رہا تھا۔ مگر تو سوچو کہ اسے دلوں تک وہ اس میں رہا۔"

"میں سوچ رہا ہوں جناب۔ لیکن اس معاہدے کی یا دعوت تھی؟"

"یہ ملک سے ایک نام تو ہی معاہدہ۔"

"یقیناً یہ بہت اہم ہے۔" عمران نے سوچنا ہوا ہوا۔ "میں ہمیں ان چہرہ آدمیوں کے حلق
میں مصیبت عوام رہی دیکھا کہ۔ مگر میں سے صرف پانچ ہی ایسی لاشیں ہیں جو کامل
لاشت کی جاتی ہیں۔ وہ تو بڑی طرح کھلی گئی ہیں۔"

"نہیں یا اس بات کو دیکھتے ہو؟" سر سلطان نے دیکھا۔

"تو یہی مجھے علم ہے۔"

"اس کا کیا پہل ہے؟"

"میں نے اس کا پہل مسطورہ سے کی کو شش نہیں دے۔"

"میں صرف یہ جانتا ہوں کہ ہم کچھ کر رہے ہیں۔"

"میں کامل نہیں ہوں جناب۔" عمران نے کہا۔ "ابھی ابھی حالات دیکھئے۔"

"مگر تمہارا وہ یہ تسلی بخش نہیں ہے۔" سر سلطان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔
"وہ ہے غیر فنی حالات ہیں۔ جنس۔" عمران نے سر کھانے کہا۔ "میں ابھی تک کوئی لاش
دیکھ کر نہیں کر سکتا۔ لیکن توقع ہے کہ جلد ہی میں اس مسئلے میں کچھ نہ کر سکوں۔ اور
پھر یہ کہ اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہوگی۔"

"میں مجھے پتا ہے۔" سر سلطان نے ہر بات سے کہا اور عمران کو گھورے ہوئے۔
"اب میرے کچھ عید کی عید دے دے۔" عمران نے کہا۔ "لیکن میں اب بھی نہیں
دیکھ رہا ہوں۔ یہ عید کا کام مگر جانتے ہیں۔ میں نے ان دنوں آپ کی طبیعت پر عمل کرنے کی
کوشش کی تھی۔ لیکن وہ ہے کہ اب تک مجھ سے کچھ بھی نہیں ہو رہا۔"

"یہ کچھ دیکھ کر تو سر سلطان مسکرائے۔"

"تو عید قبلہ صاحب نے لیکن پانی کو کھلی چھٹی دے دے گی ہے کہ جب میں عمران
ات میں آجائے ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہوئی جائے۔"

"تم جیسا کہ اس کا تہ تک میری نظروں سے نہیں گزر رہا۔" سر سلطان نے کہا۔

"پچھے آپ بھی۔ فرما رہے ہیں اب میرے لئے یہی باقی رہ جاتا ہے کہ خودکشی کروں۔"

عمران روٹنے کی طرف ہڑا

مر سلطان سے اسے دکا بھگیا

اس نے کہا یہ بد بھائی جی بے مقصد شہر کی رگوں سے پھر نکال رہی تھی۔

لی کال کسی خاصہ دن پر بندھ رہے تھے اس سے پاس سووی سکی تھی۔

یہ پبلک فون بکس کے سامنے ہی تھے اور وہی لپکا کھڑاوار کے سرواٹھ اٹھ کر

"نہیں سر"

دوسری طرف سے آواز آئی۔ سارے جیل آفیسر کی گھبراہٹ ہوئی اور کھلی پچھائی تھی

"بھڑکی ہو کر تو میری طرف سے کوئی اشارہ"

"نہی میں۔ تو پر ہسپتال میں ہے۔"

"ہاں مطلب"

"وہ اسٹیشن پر بند ڈالے۔ سب رات وہاں کے سامنے کڑے کڑے بیٹا"

ہو کر ٹر گیا تھا اب وہ ہسپتال میں ہے۔"

"یاد رکھتے ہو؟"

"نہی بلکہ اس کی وجہ سے پڑھائی ہو گئی ہے۔"

"تم اس سے ملی ہو؟"

"نہی میں۔"

بیٹا کیسے ہوا تھا؟

میں کا سے خود بھی علم نہیں۔

"تو اب اس مکان کی گھرانی نہیں ہو رہی۔"

"نہی نہیں۔ میں نے اس واقعے کے بعد کئی بار آپ کو مل کر کیا تھا لیکن آپ نہیں ملے۔"

بھڑکی نے پیار پوچھا ہے۔

"خوبی پر خون پڑا ہے نہ ہوا کہ پڑا ہے، میں نہیں دیکھ رہا ہوں۔"

"چھا۔۔۔ اس کا میں نے تو کہہ دیا کہ اس کی ڈیوٹی ختم ہو گئی۔ میں چاہتا ہوں"

میں بھڑکیوں کروں گا۔ بلکہ تم آج رات مجھے میرا کام دیکھ کر پشیمان ہو گئی۔"

○

فروری ۱۹۷۱ء بعد مہینے کے تو میرے فون پر رابطہ قائم کر دیا۔

وہ ہسپتال سے گھر واپس آ گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنی بیوی کی وجہ سے تھک چکا ہے

اور میری فون کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہو گئی۔

میں نے اس سے ایک آدمی پر مشورہ کیا ہے جو کہ وہاں کے قریب ایک کمرہ کھاتا تھا۔

خوبی سے بتایا کہ کمرہ کے دو حویلی کی بونگہ جب قسم کی قسمی ہو گئی ہے جس سے گھر کی

میں سے سنا ہے کہ بیوی کو حویلی کا تھوڑا سا

"اس آدمی کا طریقہ بتا سکو گے؟" مہینے نے پوچھا۔

"نہیں، جب تک کہ میں نے اسے ایک روکیر سے لپکا لپکا نہیں دیکھا تو میں اس سے

کوئی نہ کر کے بتا سکتا ہوں۔"

"میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حویلی میں ہی سرجی والا تھا۔ وہ اس کی عیب

دیکھ رہا ہے۔ میں اس آدمی کا طریقہ ضرور پتا کروں گا۔۔۔ میں اس کے ساتھ ہی رہی

میں اس کی شکل بخود دیکھ سکتی ہوں۔"

"نہی میں۔ کبھی ہوا ہے۔"

"پتا چلے گا جب تم آرام کرو۔۔۔ یعنی کارڈ ملی پیدا کرنا تو نہیں ہے۔"

"نہی نہیں۔ میں اس سے مل سکتی ہوں۔"

مہینے نے اس کے بارے میں سے ہر نکل آیا۔

سب اس نے ہر مہینے کی طرف ہادی تھی جوں وہ آسپتال میں داخل تھا۔

وہ ایک کھلی میں کھڑی کر کے اسے وقت دیکھ کر کہہ دیتا تھا کہ اب وہ مہینے

میں کی طرف سے ہر چاروں شہر کے اس سے ہی روٹی بہت کم ہو گئی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا

میں تھی کہ میں نے یہ آواز دیکھی تھی۔ یہ سب تو وہ اب بھی میرے چہرے پر نظر آتا ہے۔

میں خود روٹا روٹا کھانا کھاتا تھا۔ یہ سب تو وہ اب بھی میرے چہرے پر نظر آتا ہے۔

پھر آگے بڑھ گیا اٹھارہ سو نو سو روز کا چھٹا ٹاکر۔ رئیس مشریت میں داخل ہوا چہرہ
 آسپادہ عمارت سے قریب پہنچ کر وہ آہستہ آہستہ چلے گئے۔ راضی اس سے مسرور
 پڑی تھی۔ اب معلوم ہو رہا تھا جیسے رات آگئی سے دیکھ کر گئی ہو وہاں نے سب سے کام
 برعکس کوئی تصور اپنا پڑا۔ اس سب سے پہلے رات چھٹا سوئی۔ کیا تھا کہ کسی۔ کسی طرح وہ رات میں
 داخل ہوئے۔ کی کو شش کرے گا مگر اب یہاں کی حالت دیکھ کر یہ چہرہ قریب قریب داخل
 معلوم ہوئے گی تھی۔

سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ غور یہاں یہاں کی کیا ہو تھا اس کی پیشانی اخیر ہی
 تک کسی جانکی تھی۔ کیونکہ وہ صحت کا جسم دماغ رکھتا تھا اور اس سے پہلے بھی اسے
 طرح سے تپا جانے کا انتقال نہیں ہوا تھا۔ پھر اگر وہ ہے وہ بھی کسی آدمی کی کسی حالت کا
 تھی تو آدمی کون ہو سکتا تھا اس سے پہلے حرکت کیوں ہو رہی تھی؟

اس حالات کا جو پھر ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا کہ وہ آدمی اسی لئے
 کے حصول ہو سکتا ہے جس کی طرف توجہ کرنا تھا۔

پھر یہی حالت میں اس وقت تاریخ کرنا کی سوت کے سب سے جانتا تھا۔ ظاہر ہے اس لئے
 سے قطع رکھنے والے ہمارے کہ جس کی طرف توجہ ہے وہ نہ غور پیش کیوں ہو؟

اس سب سے پہلے پہل وہ ایک دور ایک غلطی کا بھی پتہ نہیں تھا۔ عموماً یہ بات
 یہاں پہنچ کر نہیں سوتی تھی۔ یہ سوال پہلے ہی اس کے ذہن میں تھا مگر اسے یہ بھی سمجھ
 معلوم تھا کہ راضی اس سے کہی ہوئی ہے اس طرح اور میں ہو جائے گی۔ اس سے
 اس وقت خود ہی بہت آہ و زاری تھی ہوتی تو شاید عموماً چاکم کر گزرا ہو۔ لیکن یہی سب

میں کون ہو رہی اس کے لئے کتنی ہی سلی تھی کوئی مڑی ہی سوت کا بیٹا۔ کتنی تھی وہ
 چاہے راضی اس سے کہی ہوئی ہے کہ یہاں تک وہاں پہنچنے کے لئے اسے اب لب پہنچا تھا۔
 کار آمدت کرے وقت کا ہائل علیٰ ہذا میں تھا لیکن جیسے ہی یہاں آئے۔ اس سے

حاکم تھی اور عزت جب بھی جانتی تھی کہ یہاں ہو کر رہا تھا۔ عموماً اسے عریض تھا
 تھا۔ عزت کا مطلب تھا عموماً کا خصوصیت نہ دیکھ، عمل نہیں۔ بلکہ صرف عمل
 کار عمل ہی عزت میں۔ یہی سمجھتے تھے کہ حرکت کرنا نہ ہو۔

یہ بات سے پہلے رہا تھا؟

عمر اس سے دن بھر تھوڑی سے اپنے قیامت تک کا رستہ طے کیا
 حقیقت یہ ہے کہ یہاں پہنچنے سے پہلے اس کی حرکت اور ہاتھ پاؤں کی حرکت پر جب اس
 سے آہستہ آہستہ نظر ڈالی تو عمر ان کی بجائے شہان نظر آ رہا تھا۔

اس کی یہ حالت دیکھ گئی تھی۔ سر کے بال کسی بے حرکت جھاڑی کا منظر پیش کر رہے
 تھے۔ انہیں انکار اس کی طرح دیکھتی ہوئی۔ جسم پر قیدوں کا سا مہاس تھا۔ چار خانے کا
 کاغذ مہاسا تھا۔ اور سر پر گول ٹوپی کا جھل سے جھٹکا ہوا قیدی معلوم ہو رہا تھا۔

قیامت سے باہر نکلنے وقت اس نے ٹوپی اتار لی اور اپنے جسم پر ایک چادر اس طرح ڈالی کہ
 عموماً وہاں اس میں چھپ گیا۔ اس کے جسم میں جوتے تھے مگر جوتوں کی حالت
 سے یہ نہیں ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں بھی جوتا بھی پہنا ہو۔ وہ کسی مردہ کے
 معلوم ہوتے تھے۔ لیکن مہاسہ اس سے کافی دور تھا۔ لیکن عمر ان کے یہ مسات پیدل ہی طے
 نہ رہی عمارت پر ایک چلی تھی۔ وہاں کے قیامت کے سامنے رک گیا تھا۔ اب وہاں
 تھی تھی یہ کہ وہاں سے اس میں عمل میں تھا۔ عمر ان کے پہلے ہی غافل کر دیا تھا۔ دوسرے ہی
 عمر اس نے دروازے کے ایک شیشے پر ہاتھ مارا۔ جتنا کہ کی آواز آئی۔ شیشے کے ٹکڑے
 کی طرف سے گرنے میں جا کر۔

عمر ان سے غور تھا۔ اہل کر چلی گئے گراوی۔ دروازہ کھل گیا۔
 یہ بھی حلق ہی تھا کہ چپ کی چلی نہیں گراں گئی تھی۔ دروازہ عمر ان کے مٹنے بھی تھی
 جیسے دروازہ کھل گیا۔

اور رئیس کر اس سے دروازہ پر بند کر پھا لیکن اسی وقت دوسرے کمرے سے دو عورتوں
 کے شیشے روشن ہو گئے۔ عمر ان اس کمرے کے بند دروازے کی طرف بھٹا اور دھار سے لگ کر
 ہو گیا۔

دوسرے کمرے میں دو عورتوں کا دروازہ پر دین شہ خولی کے لباس میں نظر آئی۔ لیکن اس کے
 لباس میں سول تھا۔ عمر ان چپ چاپ دھار سے چپا کر دیا۔ وہاں سے اس سے چپا جیسے ہی
 اس سے دروازے سے باہر قدم نکلا۔ عمر ان سے ہاتھ پر ہاتھ ڈال پھا۔

"خیر در اس سے بھاری ہوئی تامل میں کہ "آؤ۔۔۔ نکلے۔۔۔ نکاحوت اور جو۔۔۔"
 پتوں کی بل پودین کی کتھی پر تھی اور وہ حیرت سے "کھینچ پھرتے تھے اور
 ری قتی مکر اس آنکھوں میں خوف کا شائبہ نکلتا تھا۔
 "پہلے تم سر جاذبی اس کے اندر مجھے پائیکس کے "عرمن سے سر سے بد
 "کون" پودین کی جو قسم کی سرگرمی کر رہے تھے کو غیہ
 "پائیکس میرے قہقہے میں ہے"
 "لو او" پر دینا سے لاپرواہی سے کہہ "تم میرے لئے مصیبت بن گئے۔"
 "میں اس وقت تک یوں غمروں کا جب تک کہ وہ میرے چلے۔۔۔ جا میں۔"
 "ہوں" پودین اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ہوں "تم اس وقت تک یہیں غمرو
 "تھے جو غمرو چلا۔"

عرمن سے ہاتھ اس کی کتھی پر سے ہٹا لیا وہ لڑائی سے چلتی ہوئی اپنے سر پر
 نیلی ہار تک اس کی طرف اشارہ کر کے کہ "بند ہو۔"
 عرمن راج اور کار اس کی طرف کے ہوئے بیٹھے کہ۔
 "راج طور مجھے دیکھ کر کہ۔"
 "نہیں" عرمن عرا
 "مضوں ہے" گرمی شہر بھی پہوں تو تم مجھے کوئی نہیں رہو کہ۔"
 "پا کر بکرو۔"
 "ہو سکتا ہے کہ تم بہت چلاک ہو۔" پودین مسکراتے "نہیں میکسپ کے معاملے میں کہے ہو۔"
 عرمن ہلکا ہلکا "جین بکھڑا ہٹ چو سے سے ٹھیک ظہر ہونے دی
 "میں یہ بھی جانتی ہوں" پودین چہلے حاشوش رہ کر اہستہ سے بولی "تم کیوں میرے
 "بچے پڑ گئے ہو۔"

"باقی ہو۔" عرمن نے انھوں کی طرح قہقہہ لگایا
 "تم نے اس دن میرے پاس میں پتوں دیکھا تھا مجھے یقین ہے کہ کچھ بات ہے جو مل
 کہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میں غیہ و نفس کا پتوں کیوں لئے بھرتی ہوں۔"

میں وہی بات ہے "عرمن مسکریا
 "نہیں" قصیدہ معلوم کر کے ہوی ہوگی کہ میرے پاس اس پتوں کا سس ہے۔"
 "میرا ہوگا" عرمن نے اس کی بات تسلیم کر لی
 "چو نہیں اس بھی میں کیوں آئے ہو۔"
 "مجھے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ تم کتنی مسکین ہو۔"
 "میں سب جانتی" پودین اور وقت سے کی طرف اشارہ کر کے بولی "اور۔۔۔ میں بہت ہی طرح
 "جانتی ہوں۔"

یہ بات بھی وہ توڑی اور پھر اس نے کہہ
 "خیر کیا چاہتے ہو۔"
 "جینا میں قصیدہ ہی طرح چاہتا ہوں" عرمن نے فطری ہائیں لے کر کہا "وہ
 "مجھے یہاں سے کیا ہمار ہے جب تک تم جواب کا محبت محبت کا
 "جواب دے رہی ہو جلی پاس کا را اور لاوں پھر نکلا ہو گیا۔"
 "مجھے یہ جواب دینے کی کوشش کرو۔" پودین نے ٹٹکے میں کہا "پائیکس صاحب
 "کے لئے یہ۔۔۔ عشق سب کچھ تانچے ہیں تم یہ جواب دین کر دوسروں کو یہ جواب دینے کی
 "کوشش نہ ہو۔"

عرمن سے دل ہی دل میں پائیکس کو دو چار گالیاں اسے کراہیں سے عرمن سے دی
 "اچھا" گالوں کا جواب پائیکس کی راج کو بخش کر اس سے پودین سے کہا "اگر تم میری دشمنی
 "جو میں تو میں ساری دنیا و شائد چند میں تہی کر رہا مگر یہ تہی ہی تہی میں
 "نہ نہ تو ہمارا جیسے کوڑہ منہ کے جسے میں "تی ہو۔"
 "جب میں عرمن ایک ہارم بھی رکھوں گی۔"
 "ہاں" عرمن نے لپک کر پوچھا
 "تاکہ تم جیسے شریف تمہیں کو پھر جائے کار مت معلوم ہوئے میں کوئی دشمن نہیں آئے۔"

کریماک ٹکڑی

”لیکن تمہیں کچھ ایسے ہی روئے کیوں نہیں ملتی؟“

”تم کہتا جاؤ کہ نہیں تھی۔ اور میں نے اسے ساتھ بھی لپٹا ہمت سے جھپٹ لیا۔“
 کیا قصہ؟ مگر اتفاق سے وہ بھی تہذیبی طرزِ صوری اور تاحککہ تھی۔“

پروین بکھ ۲ چھگی آہستہ آہستہ اس کا چہرہ سرخ ہو تا جا رہا تھا۔

پھر شادی تین حصے کی مدی طاشیں اس کے چھوٹے پتھر سے لگیں جودان۔ وہ
 نہیں کرکند

”اگر یہ حقیقت ہے تو میں حرا بچھڑوں گی یا نہیں صاحب کو“

”قسم کی کا پیا روئی؟“ عمر بن جس چہ۔

”اس کا جواب تو اتنے ہی دے گا کہ کوئی اور ہی میں کی جو چاہے وہ
 ہو نہیں۔ میرے ساتھ اس قسم کی حرکتیں کر کے باطل صاحب خدا سے ملے ہیں۔“

”تم کچھ نہ کر سکو گے، وہ بہت زیادہ آوی ہے۔“

”خیر تم مجھے خواہ مخواہ ضرر نہ پہنچاؤ، تم مجھے لوٹے کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔“

”میر کرنے کے علاوہ، کچھ نہ کر سکا کی حیرت اس مسئلہ پر بحث نہ کرنا چاہیے۔“

”تم بھیجیں بدل کر کیوں آئے تھے“

ہر گز بات نہ کر کہ لگ کہ حریف سے شر کر رہا تھا ہمارے پاس۔

تو اپنی پہلی ملازمت میں یہاں سے زیادہ پیسے کمانی تھیں تو مجھے جڑی حیرت کانٹنی تھی کبھی شاید

سے تھہرے پرس میں بہتوں دیکھا اور میری غلطی جھٹکی۔ میرا دل تھکا۔ میری جیب میں

جسے خلقِ برحق ہو اور یا جس کی حقیقت میں کام کرنا کسی خاص عرصہ پر مبنی ہے مگر میں بالکل
 یقین ہے کہ میں نے اس کا جواب دیا ہے۔

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بے ہوش ہو گئی۔

”خوش کرو، یہی تمہاری زندگی ہے۔ تمہارے تعلق رکھتی ہیں۔ تو تم کیا کرتے؟“

”آدمی میرا خرچہ کیسے کرتا ہے میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے۔“

”نچوٹے کے باوجود بھی حاضری صاحب نے آپ کو چھوٹ دے رکھی ہے“

"میں نے یہ سوچا تھا کہ میں اسے اپنی ایک سیل کے پاس لے گیا تھا۔

میں نے صرف دانتوں میں لکھ دیا تھا۔ لیکن اب میں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ میں نے

”نہیں اٹھنا۔“ اسی جوتی اپنے آہستہ سے بولی ”میں نے کوئی دل چاہا نہیں کوئی پروا ہے کہ۔“

میں نے سہارا دیا۔

میں نے بتوں کی طرف اچھل دیا اور پھر مسٹر اکریلا سے مجھ پر غلطی کر دے گا۔
یہ مگر وہی میرے ضمیر کے کسی حصے پر چڑ جائے تو پانچ ہزار کا ٹیکہ اسی وقت مجھ سے لے لوگا۔

ہاں جسے کئی اور ممبروں نے "تمہارے ہر کسی کے لیے" اور "ہر کسی کے لیے تمہارے ہر کسی کے لیے" کے الفاظ میں کہا۔

ایک دن جبکہ آپ محکمہ ہوں۔ تم میری موت کے بعد یہ آسمان پر جہان رسید کر گلو خلاصی
میں ملتی ہو اور میں سے تمہارے کاظمیہ عمل کا ثمرہ

وہاں سے اس کا یہ جملہ صحیح حیرت سے سنا اس پر حیرت ظاہر کرنے کا طرز
 سحری میر تقی

“*My dear friends, I am glad to hear that you are all well and happy. I am well and happy, and I hope to see you all soon. I am your affectionate friend, Mary.*”

"وقت بوجھنے سے کیا ہو گا؟" عمران نے سہل آواز میں کہا۔ "میں نہیں ہوں۔"
 "لے آیا تھا؟ نہیں ہو گا میں سمجھا تھا کہ تم اپنے مطلب کی ہو لیکن تم بھی شریف بن چکی۔"
 "میں نے تو شریف نہیں بنی۔"

"تھیں تو میں کروں گا۔" کئی دین تک عرض کرتے رہنے سے مجھے یاد آ رہا ہے۔
 "بھو۔ بھو۔ کیا تم مجھے یہ فن سکھاؤ گے؟"
 "کون سا فن؟"

"جی گویوں سے اس طرح بچنا۔" پردیس بولی۔ "میں نے بکے حلق صرف ساق۔"
 "کہیں ساق؟" یہ کون عام نہیں ہے؟

"ایک بین الاقوامی ٹیم، سنگی اس کا ہر قہ۔"
 "بس تو بیٹیں کہہ کہ سنگی کے بعد عروسی نہ جاتا ہے۔" غیر کوئی شاید ہی
 "فکے۔" فن میں سے اسی دو تھے جہنی سے لیکھا تھا۔
 "کب؟" کہیں؟

"نہیں میں۔" وہاں میری تہ میز ایک مشہور چاقو اور داکو ملکا۔ اس سے ہر جی
 "جی۔" سنگی جی ان دنوں نہایت میں تعلیم قہ میں نے سنگی اور سکاس کو انہیں میں
 "اگر کراچیا ہوسیدھا کر لیا۔"

"سکس تک رہا ہے۔" سنگی نے آئی تھا جس سے کرل فری جیسے آئی و تھا
 "ہر قہ۔"

"میں نے آئی ہوں جس سے سنگی جیسے سکس آئی ہے یہ شکل میں حاصل ہو تھا
 "اپنے کرل فری سے بہت زیادہ مراد معلوم ہوتی ہے۔"

"یقیناً کرل فری نہ بہت کو کرل بھی سکا ہے۔"
 "اے جانا۔" احمد دیکھو میرا عمر میں ہے میرا جسے کہ بھی چڑھے یہ بہت
 "تو نہیں تو رام۔" اے کے لئے کہ کہ کم چھوڑی چھنی جی چڑھے گی۔

"تا کہ تم کرل فری سے زیادہ ہو۔" پردیس نے اس کا ہر چھوڑا

"میرا بچوں کے حلق میں کئی چھوڑا۔ لیکن مجھے اپنی طاقتوں پر اکا اچھا ہے کہ کرل
 "میں نے۔" ہر دن رہا ہوتا دھری نہ جلتا۔ سنگی کو بھی۔ میں۔ چھوڑی
 "جس سے کرل فری کو چار روک دیا تھا۔"

"یہ امر ہے جس میں اپنی طاقتوں پر اکا۔"
 "اب مجھے پورے۔" میں جا رہا ہوں۔ "عمران اچھا ہو گا۔" لاکا میر
 "چھو۔"

"یہ امر سب پر وہی سکرانی۔"
 "حسیت میں جس جلاقی۔" اس کا لٹس قہ ہے لٹس سے لٹک ہو گا۔"
 "قہ ہے پاس کون سا لٹس ہے؟"
 "مگر میں کون شریف آدمی نہیں ہوں۔"
 "ہاں ہے، یہ امر اس کی طرف بڑھا ہوا اور آہستہ سے ہوں۔"
 "بہر حال وہ سب بڑھ رہی ہے۔"

"اس طرح مجھے ملے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہو گا۔" عمران سے کہہ رہا ہوں
 "یہ سب۔" یہ قہ میں سے چلا کر کے سے نکل گیا۔



"یہ سب عمران سے سب سے پہلے جو پانا خزاں کو اس کے پردی کی ٹون مگر جی کیسے
 "یہاں۔"

"کبھی۔" تہ مجھ سے یہ ظنی ہو گی جناب۔" جو یہ سے بھی ہوں تو میں کہہ
 "یہاں۔"

"آپ سے کہا تھا کہ میں کیپٹن جعفری کو دیکھ مارچ سے ہٹاؤں۔" میں میں بھروسہ
 "یہ سب۔" میں سے کیپٹن جعفری کی رپورٹ آپ کیسے یقیناً کارآمد ہو گی۔"
 "یہ سب ہے۔"

"پروین نے پوچھا یہ کون ہے؟ پتہ قیث کا قتل کھوا تھا۔ وہ تھا جس قتل میں نے ساتھ یہ
 لیے قد کا آدمی بھی تھا۔ حسن شکل نہیں، لیکن جانتی پروین نے اس میں یہ ہے
 ماحول ناٹھارے نہیں جھڑی کی جگہ سے لی۔ سرجت ناٹھارے کا بیان ہے کہ تو یہ وہ ہے یہ
 محول مادی پر اس نے قیث کے دروازے کا پیشہ فوار اندر داخل ہوا۔ یہ تھے جو
 جب وہ قیث سے باہر نکلا تو اندر کا کردار دیکھ کر حیرت منظر آ رہا تھا۔"

"یہ آدمی کے حلق پر پورے سے جو پائے کے ساتھ آیا تھا۔" عمری نے پوچھا

"اس کے ساری رت قیث میں گدوئی تھی اور غیب چمکے ہوئے تھے۔"

"ناٹھارے اس کا قیث کیا تھا؟"

"قیث تو یہ بھی نہیں یا گیا۔ آپ کے اس وقت صرف عمری نے سنا ہے۔"

"پتی حلق بھی استعمال کرتی پاتے۔" عمری نے سنا ہے کہ

"کیا ہاں ناٹھارے سے ملتی ہوئی تھوڑے قیث میں سے وہ آدمی نکلتے تھے

"خیر۔ لیکن وہ نہیں، میں کہلا میں قیث آدمی تھا۔"

عمری نے سنا منقطع کر دیا۔ وہ اس لیے آدمی کے حلق سے ملے، ماحول میں

ناٹھارے کی دھڑکنوں کا یہ مطلب تھا کہ وہ مادی اس وقت بھی قیث میں موجود تھا جس

سے پروین کو اپنے کمرے میں لے گئے۔ اس کے قیث میں وہی قیث آدمی تھا۔

کہ اس سے اس میں قیث میں لے گئے۔

وہ لیے آدمی کے حلق سے ملے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

ناٹھارے مگر وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

پروین کو لے کر اس میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ سوچا، مگر اس میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

عمری نے سنا منقطع کر دیا۔ وہ اس لیے آدمی کے حلق سے ملے، ماحول میں

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

وہ قیث میں لے گئے، ماحول میں قیث میں لے گئے۔

داخل سے بجلی پکڑا لے اسپرنگ کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔

عمران اپنی کار سوزنی چکا تھا جیسے ہی داخل عکروں سے داخل ہونے لگا۔ دوسری کار میں بیٹھے ہوئے کانسٹیبلوں نے ان کی کھنکھارنے کی آواز سن کر فوراً اس سے کچھ خلاسی حاصل کر سکا۔

ساتھ ساتھ اپنی کار دوڑانے لے جا رہا تھا۔

اس نے ہانگ کھینچے کانسٹیبل بڑی جلدی میں کیا تھا۔

اسے یقین تھا کہ پرہیز قتل کر دی گئی ہے۔ اسی نے وہ ہانگ لگا کر دھانسیا کر دی تھی۔
بھی اسے قتل کیا ہے۔ اس سلسلے میں سے بھلا چاہتا ہے۔ درجہ اولیٰ طرف سے ہون
کے کیا جائے اور اس کو کسی گناہ آدمی کی طرف سے ہون کیوں موصول ہو؟ عمران سوتی
تھا کہ "حق یہ ہے کہ یہ قتل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں کی ایک کڑی پرہیز کی اگلیوں کے شکات میں سے
ہو سکتا ہے کہ پرہیز کے ہاتھ پر کسی کی اگلیوں کے شکات تھے۔ انہوں نے یہی شکات
کے۔ کیونکہ یہی شکات کی حد پر کسی ماسٹرم آدمی سے اسے پھانسی کی کوشش کی ہے۔ پرہیز
کے قتل کے شکات قیام پر نہیں ہو سکتا ہے۔ اے اے میں سے۔ کیونکہ کوئی ان کے چ شکات
دعا میں پرہیز نظر آتی ہے۔

لیکن اسے پھر پرہیز کا ہتھولہ یاد آگیا۔ وہ سوچے لگا کہ ہانگ ہے کہ وہ اپنے ہی ہاتھ سے
قتل کی گئی ہو اور اسی ہتھولہ پر خود اس کی اگلیوں کے شکات پائے جائیں گے۔

عمران نے تھانہ کا پتلا رہا تھا اس وقت اس کی حیثیت بالکل بھروسہ کی گئی ہو کر
بحیثیت ایکس نو مشر عام پر نہیں آ سکتا تھا۔

مگر پہنچ کر اس نے جلدی میں دو لون چار سے ملنے کی جس نے تمہارے ہاتھ میں نہیں
تھے۔ "نرا مسٹر فلپس سے درپیش وہ اکثر اپنے ہاتھوں سے کھنکھارنے کا تھا۔ ان سے جی
تھوڑے سے کہیں اس صندوق میں ڈاکہ اس میں میبل پ کا سامان رہتا تھا۔ وہ صندوق اس سے
ہوئے تھے۔

میں پچاس منٹ کے اندر ہی عمران کی کار پھر سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ لیکن جلد ہی

پھر شروع ہونے لگا۔ طرف سے گیا۔

○

جس ایک سات بجے شام کو عمران کے باپ رحمان صاحب کی کونجی میں داخل ہونے اس
سے پتہ چلا کہ گھر سے نکل کے آ رہے تھے۔

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا کہ اظہار ہے کے لئے اندر چلا گیا۔

رحمان صاحب جلدی آگئے لیکن اس سے انہیں دیکھ کر اٹھنا چاہا۔

"بھئی بھئی کیا خبر ہے؟" رحمان صاحب نے پوچھے ہوئے پر چہرہ

"پارہیز کیوں بھڑکی گئی تھی؟ تاکہ مجھے پتا چلا ہے؟"

"پارہیز سے؟"

"مستور سے کمرے میں ایک کڑی پرہیز کی اگلیوں کے کئی شکات ملے ہیں۔ صرف

یہ ایک ایک شکات مستور کے ہاتھ پر ملے ہیں۔ اسی ہاتھ پر جس سے "قتل کی گئی

ہے۔ ہاتھ پر ایسی ہی کا تھا۔ اس کا لٹس رکھی تھی۔ مجھے پتہ ہے کہ اس کا علم تھا کہ

یہ ہاتھ پر ہاتھ ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ میں کیا کروں؟"

"میں پتا نہیں جو تم مناسب سمجھو اگر عمران گرفت میں آتا ہے تو میں اس کی

مدد کر دوں گا۔"

"مگر صاحب میرے ہاتھوں کے شکات۔۔۔ میں کیسے کوہا کروں گا۔ پتا ہے کہ آپ

ان میں سے ایک کو لے کر آئیں۔"

اس خبر پر عمران قہقہے مچا کر کہتا ہوں "رحمان صاحب نے غصیلی آواز میں کہا "تم

میں وہ جگہ سے پیچھے ہٹ رہے ہو۔ اگر عمران بھروسہ ہے تو وہ فوراً رحمان کا بیٹا ہو سکتا ہے۔

"تمہارے دوست مجھے؟"

ایک لمبی لمبی کی گھنٹی بجی اور رحمان صاحب نے اندر رو بہور اٹھا لیا۔

"میں بیٹھیں پاس ہے؟" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"نہیں؟ عمران تم یہاں سے کون رہے ہو؟"

ایکدھرت کرنا ہے۔ نئی مٹریٹ میں اس کا آئیں ہے۔ اور کوئی مٹریٹ ہوتا ہے۔

"سب سے پہلے سے کس نے دیکھا؟" عمر میں سے پوچھا۔

"نہیں جانتے۔"

"پھر تم نے بھی اسے دیکھا؟"

"جی ہاں میں نے بھی عذریہ کی اطلاع سے، کچھ عرصہ پہلے حقیقت ہے۔ وہ عذریہ آئی ہے۔ سو عذریہ شہاب ہے۔"

"پھر اسے تم میں وہ یادگار داتا ہے؟"

"بھی ہاں یہ ممکن معلوم ہو گا۔ ایسے اس سے متعلق تصدیق حاصل کرے گی کہ فیشن کی عذریہ ہے۔"

"تو اسے یادگار سے ہی ہے؟"

"نہیں بھی نہیں۔" اس نے کہا۔ "یہ اس کی عمر میں تھا ہے۔ پھر اس میں سے کسی مناسب تھا۔ میں نے اس میں اب اس سے من کا۔ یادگار ہے۔"

"قرآن کی بہت باتیں ہیں۔" عمر میں سے پوچھا۔

"شکر ہے لیکن اب میں ان ترغیبات سے کوئی نہیں کرتی۔"

"کیوں؟"

"اب مجھے یہ حالت میں خوش ہوئی جب آپ میرے قریب پہنچ کر میری دلچسپی قریب رہا ہے۔"

"میں شاید بھی نہ ہوں۔"

"مگر آپ مجھے جانتے ہیں۔ تو میں خود ہی آپ کو اصرار رکھوں۔"

"کلی ہوں جانتے ہے۔" عمر میں سے پوچھا۔

"شکر ہے۔ میں کو فیشن کر رہی تھی۔"

"بھی نہیں ان دوست کی باتیں ہیں۔ ان کی باتیں نہیں کرنا ہے۔"

"میں خود ہی کہہ رہی ہوں۔" اس نے کہا۔ "جانتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ بھی اس سے آتی ہو، پھر فیشن ہے۔ ہم سے غلطی ہوئی ہو۔"

"جی ہاں۔" عمر میں پھر بھی پوچھی۔ "اس طرح تم مجھے اصرار رکھو۔ میں جو شخص بھی اس سے کہتا ہوں اس کو بھی کہتا ہوں۔ مگر اس کا فیشن ہے۔"

"میں وہ بھی کہتا ہوں۔" ایک تیسری شخصیت نے کہا۔

"جانتے ہیں کہ وہ عمر میں سے ہے۔"

"میں اس پر اسے کوئی نہیں کہتا۔ مجھے یہاں اس وقت بھی کرنا ہوا ہے۔ اس سے قریب میں ہوں۔"

"جی ہاں۔" عمر میں سے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ کچھ بہت چاہا ہے۔" ایک چاکر نے کہا۔ "میں اس سے پہلے ہی اس سے آتی تھی۔"

"وہ کون ہے؟"

"عمر میں سے۔" عمر میں سے پوچھا۔

"عمر میں سے۔" عمر میں سے پوچھا۔

"ہاں۔" عمر میں سے پوچھا۔ "کیونکہ اس سے اس کی زندگی کا دارت ہے۔"

"جی ہاں میں سے بھی ہے۔" شہر میں سے پوچھا۔ "میں اس کی باتیں سے شگفتہ ہوں۔"

"میں وہ داتا سے رہتا ہے۔" عمر میں سے پوچھا۔ "اس کا جواب دیا ہے۔"

"میں وہ داتا سے رہتا ہے۔" عمر میں سے پوچھا۔

"میں وہ داتا سے رہتا ہے۔" عمر میں سے پوچھا۔ "میں وہ داتا سے رہتا ہے۔"

"مگر عمر میں پردہ کے عہد میں بسے داخل ہو تھا کہ اپنے آدمی سے نہیں، فیہ سید۔
 "۴۔ کیا تمہیں وہ عجول آدمی یاد نہیں جو دروازے کا شیشہ توڑ کر قلعہ میں داخل ہو گیا۔
 "یادہ عمر میں تھا۔" جو لو کے بچے میں جرت تھی۔

"لہذا وہ عمر میں تھا۔"

"پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس قتل میں ہی کا قاتل وہ ہے۔"

"جہاں ہے۔ میں ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اسے سرور و ہوا
 عمر میں رخصتی سے ام قصاص میں بھی دیکھتے ہیں۔"

"تو کیا ہم پوشیدہ طور پر اس کی مچھلت کریم۔" جو لو سے کہہ

"ہاں اگر اس طرح سے اسے اس کا ظم۔ سو سے پاس۔ وہ ہے چار اہمیت طور پر اس
 کے لئے یوں صحت رہا ہے۔ عمر میں ہے کہ "اچھا آپ میں تقریباً آٹھ گھنٹے بعد تمہیں پھر
 لوں گا۔" اس کا ظم۔ ظم۔ سو انیب تیرہ گھنٹے میں آتی ہے۔ اس طرح، یہ کہہ رہا
 "سال ہو جائے گا۔ تم عمر میں کو دھکا دے اس سے تمہارے ساتھ مل کر کا۔ یا تو فراموش
 "تیار رہا، مگر وہ اس پر مجبور ہو جائے گی۔"

"نئی ہیں کچھ نئی۔ لیکن اس کی پیچوں کیا۔"

"مجید مور تھنی از می۔ ہاتھوں پر ہر ایک پیشوں ایک ایک کے پچھے پچھے
 سری اور خلیفہ سام۔ وہ تمہیں رکتی پورے اس سے سامنے لے کر سامنے میں
 کا پچھا۔ اس۔"

عمر میں سے سلسلہ متعلق کر رہا۔



عمر میں جو گیا۔ "بچے سے پہلے ہی اس رہ سواروں میں تھی۔ یا اسے قطع سے دور ہوا۔
 وہ اس میں وہاں پریشیں معلوم ہو گا تھا۔ اس سے اس سے اس کی تھی کہ جو یا۔ ہنگامہ۔
 اس طرح عمر میں اس طرف تھی۔"

"آپ۔ کوئی فزائیں۔ ہو تو۔" اس نے جلد چڑھا لیکن کیا تھا کہ عمر میں دوسرے کے سر پہلی
 "میں چہچہا۔ دلا۔" مجید جلا۔ "میں چہچہا۔" اس نے یو پی سے فزائیں رہا۔
 "جو جو بھتی ہوئی اس کی طرف جھک کر ہوئی۔" قطعی نہیں! اس کی صورت میں فزائیں ہی
 ہیں۔ اس کی جب کی جہان۔ ہی کو دوسرے ہو جائے۔"

"نہیں عمر میں سے بلا حیا کے کا مطلق ازاد ہی ہو تم سے خدا کیجئے اور خدا کرے تم بھی
 اس میں ہو جا۔"

"یہ میں ہو رہی ہو تھی ہوں لیکن مجھے دوسرے مرکز نہیں ہو گا میرے بچھڑوں میں انعام
 ہی کی ہے کہ میں دوسری باپ سکوں۔"

"سرمیہ پانچ ہو گئی ہو۔" عمر میں سے مٹا رہا کہ "کیا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"
 "ابھی ملے۔" میں تمہاری ادا می ہوئی ہوں تو میں ہے؟"
 "میرا وہ نظر آ۔" اس میں پانچ کی کے تھے۔"

"سو مجھے ایک ہو گیا میں کر ہوئی۔" اس کی مٹ پاتھ، ایک آدمی کا انشیل نکل رہا ہے۔ کہہ
 "میں سے بھی نہیں نہ چاہے میں شریک کر لوں؟"
 "یاد ہی ہو لائی۔"

"نہیں۔" "تم کیا اسے کوئی ہوئی ہوئی؟" تم نہیں پاس کو دھکا دے سکتے ہو مجھے نہیں؟"
 "تمہارے پاس ہے۔" عمر میں اسے یہ پتہ تھا کہ مجھ سے لگا۔
 "یاد ہی ہو لائی۔"

"نہیں۔" "کہ تو یہاں رہا ہوئی کا انشیل کو۔"
 "نہیں۔" مجھے سوچنے دے۔"

بچی طرح ساری۔ تمہیں یہاں ہی موجودگی نہ وہ بھی بتلی چہ کی ماری۔ بھی پتا
 "کہ پانچ سے قلعہ میں شیشہ توڑ کر کیا داخل ہوئے تھے؟"
 "کہہ نہیں بھی جانتی ہو؟" عمر میں ہو کھلا رہا "اس تو میں ہو گیا۔"
 "نہیں۔" میں دوسرے دوسرے نکلے۔ ان میرے وہ ہو گا۔ "جو یا مسکرائے۔"

"مگر آج اس عورت کی طرح ہمیں رری ہے جس سے ہاتھی کی موت پرچہ نہ
 مہر بے بددی تھی۔"

- 45 55 65 75 85 95 105 115 125 135 145 155 165 175 185 195 205 215 225 235 245 255 265 275 285 295 305 315 325 335 345 355 365 375 385 395 405 415 425 435 445 455 465 475 485 495 505 515 525 535 545 555 565 575 585 595 605 615 625 635 645 655 665 675 685 695 705 715 725 735 745 755 765 775 785 795 805 815 825 835 845 855 865 875 885 895 905 915 925 935 945 955 965 975 985 995

”دی۔ی۔“ خراپا گل ہو گئے ہو۔ یہاں ان طرف جمع عام میں تویں مر رہے ہو۔ وہاں
میں تم پر بھوکے بھی۔ تو کون سا ”تو“ پڑا ہے۔“

لیکن اس کوئی سے اے کے جوہر ہے

”مکرمہ کور، بیٹے کو سکھاتا ہے۔“ آپ سے ملنے کے لیے دیا کہ کراچی میں رہے آدمی ہیں۔“

”پھر تم نے اعلیٰ پڑھ کر ان خطائے سے بچنے میں جواں۔“

”بھو، غلہ دینا چاہو کیا غلہ میں کیا اچھے آدمی کے حلقہ کسی کی طرف سے ہیں
برداشت کر سکتے۔“

”مگر تو تم طبعیہ اور عوامی مسائل کے ”مہر“ سے نہیں، بلکہ ہرگز نہیں۔“

کرے کے بارے میں سوچیں و طرف متوجہ ہے!

- جس کی طرف سے یہ انقطاع ہے اس سے میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں
 کہتا۔

”کیا تعلیمی ہے“

”میں اس کی طرف بڑھا۔ سمجھ رہی ہوں۔“

”جو“ ہم میں ابھرتی نظر آ رہی تھی اس سے مصروف ۲۰۱۱ء اور ”سحاب“ کے گاہک

برگ ہمارے تھے میں دہلی طور پہ کئی پہاڑ بھی مٹا چکا ہوں۔

کسی نے کہہ دیا ہوگا۔ لڑائی ہو گئی تو کسی نے کہا کہ آپ عسکر ہیں۔

میں یہاں وی کر رہی ہوں مجھے مسرت ہے کتاب پڑھ رہی ہے مجھے مسرت ہے۔

رنگین بازار کے قریب ایک ٹاپسٹ کی جگہ حال ہے اسے جون مینجہ جانا میں تھیں علم

—L. J. S. 12

یہ یاد رہنا چاہیے کہ سب سے پہلے میں ۱۰۷۷ء میں جوئے کی پابندی ہوئی۔ اس وقت تک کہ جس میں سطور ہو، جس کی

مرکز انسانی، مرکز جوانی، تاریخ

س قادی سے بہاؤ کی نکال دقت میں کوئی جگہ حال نہیں ہے نہیں وہ ہو گیا ہے سے جگہ

میں نے اسے دیکھا تھا۔

پھر وہ حرائق کہ وہیں تیسرے رخنے کی تائید ہے جو ہوا کو اپنے ساتھ لے کر لے گیا۔ یہ یہاں

یہی "مے" تھیں جو اس فکر و انتہا تھیں تھی اس کے ساتھ یہ صرف ۱۱۲ سٹیم

یہ وہ حرکت آدمی اور بھی تھا جس کے چلنے کا انداز کچھ نہ عماراں سے ویسے طویل

میں نے

”میں نے جو کتاب“ مسند مجمر کے ممران کے ہند۔ ”پر نقل کے کام پر آئی تھی۔“

”عجب بہت شکر ہے“ میں نے فریختی سے مصالحت کرتے ہوئے کہا۔

”نہایت میں ہوئی تھی۔ ”میں نے کہا ”تپ کا اسلایپر میں لگا۔“

تجلی حریف سے یہ بھی محسوس کیا کہ دراصل وہ آدمی سے بری طرح کھو رہا ہے۔

”یوں صاحبِ باپ کی تحفوں میں تکیہ ہے“ اور اللہ آئی ہے ہم ہاں بھجے میں

”نہاں وہی جی نہیں ہے۔ لیکن“ وہ ہائیڈروجن میں مقرر ہو رہی تھی۔“

”یہ دیکھ“ مہر ماسٹر کر پوتا۔ ”میں کچھ چار پب ٹیشوں کی جگہ سنبھال کر آتا ہوں“

کہا کہ: "میں نے آپ مجھے اس سبک سے بھی نہیں دیکھا۔ دراصل میں نے آپ کو نہیں

موت کے بعد یہ کہہ کر آپ وہیں توڑ پھوٹ کر بیٹھا تھا۔

١٤٥٠ - ١٤٥١ - ١٤٥٢

اور یہ بھی کہ یہاں پر شاہ کچھ سے جڑی ہوئی تھیں۔

پیشہ و شغل : مدرسہ اسلامیہ مدرسہ اسلامیہ مدرسہ اسلامیہ

عمل ال سے بچنے کی ضرورت ہے۔

۱۰ یاقوت نامہ میں ملنے والے کتبہ کے مطابق راجہ جی سے پہلے یہ مکتبہ تھا

میں نے ان کو چاہا کہ وہ عیش و عشرت سے نفرت کر لیں اور یہ نظریات

2000

”اگرچہ یہ پانچوں طرح کے پرنسپل ہیں مگر ان میں سے پہلے دو کے ساتھ ساتھ چلنے والے ہیں۔“

۱۰۔ جس کی طبیعت سے یہاں ہے وہ طبیعت ہے، یہاں سے یہاں ہے

”کیا مطلب؟“

”تمہارے باپ میں درد ہوں گا دیتے تم مجھے بھی سمجھو“

”میں تمہیں اپنے طبیب میں بھیج دوں گی۔“

”میں تمہیں اس کا مشورہ نہیں دوں گا کہ اب تم اپنے رانگی قلم میں بد

ظہور و دلالت تمہارے پاپہ تو کیک بن گیا۔“

”میں نے مجھے کل صبح کے صبح میں لکھا ہے گا۔“

”نرملی پر موجود تھا۔“

”پہلے ہی ہے سپید کا احوال بھی پتا تھا۔ مگر وہی غلطی تھی تو ہی سمجھ رہا تھا۔“

”موتوں سے نے۔“ عموں سے پوچھو۔

”تم بالکل گمراہ ہو جاؤ۔“ کہا۔ ”وقت ایک طاقت ہے۔“

”موتوں میں وہی قدر ہے کہ کوئی موت اس کے جس کارن بھی کی گئی۔“

”اسے اس سے آئیں کوئی پر مشورہ ہو گا۔“

”تمہیں بھی دیکھو۔“

”جی ہاں۔“

”نہی ہو گیا۔“ میں نے۔ ”نہی ایک قسم کی فکری کا ہی نہیں۔“

”نہی ہے تمہارے۔“ میں نے۔ ”صاف صاف کہو۔“

”یہ تو تمہارے حقیقی گواہی ہے۔“

”یہ تو تمہارے حقیقی گواہی ہے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”مجھے جرات ہے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

”نہی ہو گئے۔“

نہریاں منٹ ہو اس سے کارروائی جو یہاں سے دور ہو کھول کر انہیں چاہا
کر لیا۔ ہمارے اس کا پورا پورا خیال ہو گیا اور یہ محسوس ہوا جیسے اس کا پورا کون سا حصہ اس
یہیں تھا کہ پیچھے سے وہی دین میں اس کا کوئی۔ وہی مرد بھر سرور ہے اس نے اس سے ہنسی
تو اس میں خود شکایت پیدا ہو گئی۔

"میرا بازو چھوڑا، میں تم سے دور ہوا، یہ بھی سنا تھا نہیں ہوں۔"

جو اب میں کر رہا تھا اس سے ایک دیر سا فاصلہ لگا کر کہا۔

"نہیں اس کی۔"

"تھکادی مری۔" کر رہا تھا وہی سے اپنے ہاتھوں کو جھینٹ رہی، یہ وہی ہے
ہا۔ اتنے میں وہی بھی قریب آگیا۔ یہ ایک کی یہ بھولی کی این تھی۔ نہیں اس سے
کے پیچھے اس میں یہاں سے اس کے سر سے ہٹا کر لیا۔ وہی دور تھا تو وہی سوچا تھا جس کے
نے سے اس کے ہاتھ میں طار مت کوئی نہ تھا۔

وہ پیچھے اڑا ہوا اس کی کار کا دروازہ کھول دیا۔ وہی سے جو یہاں کو گئے تھے پھر

"تو میرے پاس۔" وہاں میں اس کی ایک طرف۔ اس کا ہاتھ اس کے ہاتھوں
پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

جو یہاں پہنچ گیا کہ انہیں گالیاں دینے لگا۔ اس کا دور تھا تو وہی سے دونوں ہاتھوں سے اس کی
گردن پکڑی اور دانت چب کر بولا "تو کھوت کر رہا ہوں۔" پھر اس کے پیچھے ہٹ کر
اپنے ہاتھوں پر اس کی پس پاؤں ہاتھوں سے اس کے سر کے بالوں کو جھینٹ رہی۔ وہی سے
وہی لیکن وہ اس کی طرف سے ہٹا کر ایک ایک کر کے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے
وہی جو یہاں سے سخت پوٹ تھی اور ساتھ ہی اس کے پیچھے بھی محسوس کیا کہ یہ ایک دور رہا
وہی سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے
اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے
اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

وہی سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

"اب اس کا تو حقیقاً کون ہو؟" کر رہا تھا وہی سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے
اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

جو یہاں سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے
اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

"میں نے ایک۔" وہی سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

"میرا بازو چھوڑا، میں تم سے دور ہوا، یہ بھی سنا تھا نہیں ہوں۔"

جو اب میں کر رہا تھا اس سے ایک دیر سا فاصلہ لگا کر کہا۔
وہی سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

"نہیں اس کی۔"

"تھکادی مری۔" کر رہا تھا وہی سے اپنے ہاتھوں کو جھینٹ رہی، یہ وہی ہے
ہا۔ اتنے میں وہی بھی قریب آگیا۔ یہ ایک کی یہ بھولی کی این تھی۔ نہیں اس سے

کے پیچھے اس میں یہاں سے اس کے سر سے ہٹا کر لیا۔ وہی دور تھا تو وہی سوچا تھا جس کے
نے سے اس کے ہاتھ میں طار مت کوئی نہ تھا۔
وہ پیچھے اڑا ہوا اس کی کار کا دروازہ کھول دیا۔ وہی سے جو یہاں کو گئے تھے پھر

"تو میرے پاس۔" وہاں میں اس کی ایک طرف۔ اس کا ہاتھ اس کے ہاتھوں

پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

جو یہاں پہنچ گیا کہ انہیں گالیاں دینے لگا۔ اس کا دور تھا تو وہی سے دونوں ہاتھوں سے اس کی
گردن پکڑی اور دانت چب کر بولا "تو کھوت کر رہا ہوں۔" پھر اس کے پیچھے ہٹ کر

اپنے ہاتھوں پر اس کی پس پاؤں ہاتھوں سے اس کے سر کے بالوں کو جھینٹ رہی۔ وہی سے

وہی لیکن وہ اس کی طرف سے ہٹا کر ایک ایک کر کے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

وہی جو یہاں سے سخت پوٹ تھی اور ساتھ ہی اس کے پیچھے بھی محسوس کیا کہ یہ ایک دور رہا

وہی سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے اس کے پیچھے سے

"اے سنبھالو کرل ہمارے کہل"

"میں دیکھتا ہوں۔" اس نے سر ہلچے میں کہا "مورتوں کے سلسلہ میں تم جڑی کی سوسائے کر رہو ہو"

وہ جو لپا کی طرف حڑای تھا کہ عرصہ نے جھڑیوں سے سر نکال کر کہا "قدراخیل ہے اس کی جڑیاں لٹنے نہ پائیں۔ میں اس کا جانچو اپنے ذرا انگ دوں میں رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔" عرصہ نے جھڑیوں سے نکل آئی اس کے دونوں ہاتھوں میں پتھوں تھے اور ان کے رخساروں دونوں کی طرف تھے۔ اس وقت عرصہ اپنی گنج محل و سوت میں تھا کہ لپا اسے دیکھتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اپنے ہاتھ لپو اٹھائے رکھو۔" عرصہ نے سخت لہجے میں کہا اور آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھنے لگا۔

اچانک لپے آدمی نے کسی بندہ کی طرح عرصہ پر چھانک نکائی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر ڈھیر ہو گیا۔ کیونکہ پتھوں کی بل سے پانی کی دھاریں نکل کر اس کے چہرے پر پڑی تھیں۔ لیکن ہر جہاں اس نے کرل ہمارے ساتھ بھی کہا۔ دونوں اپنے چہروں پر ہاتھ رکھ کر ہی طرح دہرا رہے تھے۔ عرصہ نے لپے آدمی کی کمر پر ایک زوردار لٹا دیا۔

وہ سید کی اور وہ پھر منہ کے بل زمین پر گر دیا۔

"اے دیکھتی کیا ہو شروع ہو چکا" عرصہ نے جو لپا سے کہا لیکن اس نے اپنی جگہ سے جھنٹ بھی نہ کی۔ عرصہ نے کرل ہمارے بھی لٹا دیا۔ سید کی اور وہ بھی اسے گالیاں دیا اور اس کے منہ پر جا کر حڑای سی دیر میں وہ دونوں جھڑیوں میں گئے۔ ان کے چہروں پر مٹی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ آنکھیں بند تھیں اور وہ دوسرے چہرے تھے۔ انہوں کی طرح چچا چچا کر ہونے لگا ہے۔ ایک بار دراز قد آدمی ان کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہو کر دوڑا اور عرصہ نے کرل ہمارے کو اس پر دھکیل دیا۔ دراز قد آدمی کا اٹھا ہوا ہاتھ پوری قوت سے کرل ہمارے کی ناک پر چلا اور کرل ہمارے نے دہڑ کر اس کی گردن پکڑ لی۔

"میں ہوں ہمارا۔۔۔ میں ہوں۔۔۔" دراز قد آدمی پیٹا ہوا جو لپا بے ساختہ میں پڑی۔

عرصہ نے بھی انہوں کی طرح ہنسنے شروع کر دیا۔

پھر ایک طوفان چہ تیزی برپا ہو گیا۔ عرصہ انہیں آواز دیتا وہ آواز پر جھپٹتے اور عرصہ ان کے دھڑکے ہوا ہاتھوں کو گالیاں پکڑتے ہوئے نیچے چلے آئے۔

ایک بار چلے لپا نے اسی طرح عرصہ کو گرا دیا۔

"اچھا۔۔۔ یہ کیا۔۔۔" عرصہ نے ہنسنے شروع کر دیا۔

"تہہ کی بدولت مجھے اتنی پریشانی ہوئی ہے کہ اب اس صاف کا مقصد مجھ میں نہیں رہا۔" "ابھی کچھ جاؤ گی۔" عرصہ نے سر ہلچے کر بولا اور وہ دونوں مختلف سمتوں سے اس کی آواز پر دوڑے۔ وہ آہستہ آہستہ گھر کر دھڑکے۔ دونوں کی زبانوں سے گالیاں نکلیں اور کرل ہمارے چچا کر لے۔ "میں ہوں۔۔۔" ان دونوں کی آنکھیں اب بھی بند تھیں۔ وہ بھی کبھی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے لیکن پھر اس طرح بند کر لیتے تھے وہیں ناگاہک برداشت قسم کی روشنی ہو۔

اس بار دراز قد آدمی کرل کے چپٹے کے باوجود بھی اس کی سرست کر رہا تھا۔ "میں نہیں ہمارا ہوں گا۔ تمہاری ہوس پرستی نے یہ وقت دکھالہ میں تمہیں منع کر رہا تھا کہ لپا تو ہمارا ہے۔"

پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو کالے اور اچھڑانے لگے۔

"کب قسم بھی کرو۔۔۔ یہ قصہ" جو لپا نے آہستہ سے کہا۔

"قصہ؟ انہیں ابھی طرح فرمائیے وہ جب ان میں سے کسی کو جانے کی تو ہاتھ لوں گا۔ میں کہتے تم تکلیف اٹھانے کا مادی ہوں۔ وصول دہے سے زیادہ دیکھی نہیں رکھتا۔۔۔ تم خود سوچو۔ میں ایسے طریقے اختیار کر رہا ہوں تو میرا کام کیسے چلے۔۔۔ میں صاحب اختیار ہوں اور نہ ہر ہاتھ میں قانون۔۔۔ فیاض ہو تو پوری گارڈ کے ساتھ چہہ دوڑا۔۔۔ لیکن میرا ارادہ یہ ہے کہ اس کے باوجود بھی یہ دونوں نکل جاتے۔"



تو وہی دیر بعد دونوں کرل ہمارے کی کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور پھر شہر کی طرف

جہادی تھی۔ درہ قد آدمی اور کرقل اور بھیل سیٹ پر بیٹھ چکے تھے۔ ان کے ہاتھ پر
بکڑے ہوئے تھے اور عمرہ نے ان کے منہ میں مٹی تک روٹی ڈال دی تھی۔ درہ قد
آدمی کی دین دیں بھیل میں جہادی تھی۔

"یہ ایک بڑا لہا بکر تھا۔" عمرہ نے کہا۔ "یہ لوگ ایک جنگ پر لڑنے کے لیے
عمرہ سے ان کی قید سر کر رہے تھے۔ انہوں نے عہد کی بھیل میں
اپنے قید تہ خانے بنا رکھے تھے۔ وہیں ان کے قیدی رکھے جاتے تھے۔ اور یہ قیدی ہم
سرکاری آفیسر ہوتے تھے۔ وہ ان سے سرکاری رقم حاصل کرنے کے لئے انہیں طرح طرح کی
لاٹری دیتے اور بھیل وکٹ ان کے آدمی ان گشتہ آفیسروں کے عہدے تک پہنچا دیتے۔
اب اپنے گھر کے کرقل ایسی ہی کی مثال لے لو۔"

"کیا تمہیں ان سب باتوں کا علم ہے۔" بولیا نے حیرت سے کہا۔

"ہاں مجھے ان کا علم ہے اور ساتھ ہی اس بات پر افسوس بھی ہے کہ یہاں اس شہر میں کوئی
ایسا آدمی بھی ہے جس کی صلاحیتوں کو میں نہیں نکال سکتا۔ معلوم نہیں وہ کون ہے۔۔۔ کہیں
ہے۔ لیکن وہ جو ہے۔ ظہر ایک لکھت میں میری دعا کرتا ہے اس سے ایک قون ہی پر لکھت ہوتی
ہے۔ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ تم کرقل اور کے آفس کے ساتھ ہوگی۔ اسی نے مجھ سے کہا تھا
کہ میں تمہیں کرقل اور کے آفس میں کام کرنے پر مجبور کروں۔۔۔ کیا تم مجھے بتا سکتی کہ وہ
کون ہے۔ سوائم آفسوں کے درمیان کوئی تو آدمی بھی موجود ہے۔"

"نہیں۔" بولیا نے حیرت سے کہا۔ "میں تو اپنے کسی آدمی کو نہیں جانتا۔" اس نے بولی
مٹائی سے جھوٹ بولا تھا اور سوچ رہی تھی کہ انہیں نوکری پر بھرتی سے اپنا کام دیا ہے۔

"نہ۔" عمرہ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "بھی نہ کہی تو یہ معلوم ہو کر رہی ہے گا
کہ وہ کون ہے۔" عمرہ نے بولا کہ کہاں جاتے کہ۔"

بولیا اس پر کچھ نہیں بولی اور عمرہ نے کہا۔ "ہاں تو شاید انہیں یہ یقین تھا کہ عہد کی اور
قید سڑک کے سلسلے میں ان کے قید خانوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن ان کے اندر سے کے
خلاف ان کا ایک قید خانہ محمد مہدی کی آدی کے نیچے کی آدی کے نیچے کے بورڈ پر چھاپی ہوئی

رہا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ وہ ظاہر ہو جائے گا تو دوسرا قید خانہ انہوں نے خود ہی
بھیل سے لایا۔ اسی قید خانے کے چھروں کے نیچے سے کرقل زیدی کی بھی لاش نکلی
تھی۔"

"نہیں وہ انہیں وہاں رکھتے ہی کیوں تھے۔ ختم کیوں نہیں کر دیتے تھے۔" بولیا نے پوچھا۔
"مہ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ بھیلوں کو ختم بھی کر دیتے رہے ہوں۔ مہرا خیل ہے کہ وہ نکلی
ہو لوگوں کو دیکھ کر کہتے تھے جن سے کوئی اہم رقم معلوم ہو جائے گا ان کا نظر آتا تھا۔"
"مہرا ان کے خلاف ثبوت کیسے مہیا کر کے؟"

"میں آج دن بھر جنگ نہیں مار رہا ہوں۔ میں نے ان کے کسی خفیہ ہون کا پتہ لگایا ہے۔
جس سے کرقل اور کے خلاف کافی سوا حل جاتے گا۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ
میں ان کے سرخون کو پہلے ہی پکڑ چکا ہوں۔" بھوری ڈال می والا ایک غیر ملکی بڑی فصیح اور
کسی طرح ان کی طرح بولا۔

"وہ تمہیں کہاں ملے؟" بولیا نے حیرت سے کہا۔

"انہیں خفیہ ہون میں سے ایک میں۔۔۔ پہلے وہ ریکشن سٹریٹ کے آسیب اور مکان
میں رہتا تھا۔ مہرا مل کر یہ سداے ثبوت نہ ہوتے تب بھی میرا کام تو بن گیا تھا۔ ثبوت کے
لے یہ درہ قد آدمی کافی ہر جگہ جس کی انہوں کے نشانات پر دین کے قیادت میں لے گئے اور
اس کے علاوہ اس کی انہوں کے نشانات کرقل زیدی کی میز پر کرقل پر بھی لے گئے۔ پر دین
بھی اس کو وہ سے قتل رکھتی تھی۔ اسے صرف اس لئے قتل کر دیا گیا کہ وہ مہری نظر میں آگئی
تھی۔" بھوری۔

ایک قسم پرست کی عمارت آگئی تھی۔

"مجھے بہت ثبوت سے پتہ چل گیا ہے۔ میں پانی پانی کر آتا ہوں۔"

عمرہ کا روک کر نیچے اتر گیا۔ اور اس میں سے کینٹن جعفری کو بحیثیت ایکس نو فون
لے جاتا تھا۔ اس نے اسے اطلاع دی کہ عمرہ بولیا سمیت دو بھروسوں کو لایا ہے۔ وہ اسے
کو سمیت ہلال ہون کے باہر نکلتے جاتے۔

انہیں پوری طرح بھل گیا۔ عمران دیکھ آیا کہ اسٹوٹ کی بھر آگئی بند کر کے کچھ
 بڑا تانا ہوا ہے لڑکھنڈ وہ خود خود پر کرنے کے لئے بونٹ اٹھا کر آگئی دیکھنے لگا۔ متعدد دراصل
 یہ تھا کہ اتنی دیر میں جو لیا کے دوسرے ساتھی بال جان کے قریب پہنچ جائیں اور وہ بالائی
 انداز میں اس ڈراے کا ادراپ کیں کر دیں۔ تقریباً چارہ منٹ بعد وہ بھر اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوا
 نہ لیا سے بولا "کیا تم نے کوئی حرکت کی تھی انجی کے ساتھ؟"

"نہیں تو اگر یہ بتاؤ کہ تم ایک ایک من جھڑیوں میں کیسے جا پیچے تھے؟"

"مجھے یہ درود آدی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

"میرے میں ای ویج کے پچھلے حصے میں چھپ گیا تھا۔"

"تو تم اتنی دیر تک غاسوش رہے تھے۔" وہ لہو ات میں کر بولا۔ "اس وقت بھی بکر

نہیں بولے۔ جب وہ سارا کچھ لے اٹھا کر بھاڑیوں میں لے گیا تھا۔"

"آپ مجھے لطف آ رہا تھا۔ تم نے خوب خوب حراغے لگائے تھے اسکے۔"

"بھئی نہ کبھی اس کا بدلہ ضرور لوں گی۔"

پہل اس کے کہ عمران بکھ بکھ ہوا کہ اسے کھڑی رقتہ تم کر دینی چاہی مانتے سات آدی
 راستہ رو کے کھڑے تھے۔ عمران بدن بدن بدن و بھارہ لگیں وہ اپنی بھگوں سے بٹے تک ٹھیک۔
 اس نے کھڑا رک وی۔ اور پھر سد جنت ہشتہ کی آواز آئی۔ مڑ آتا تھجے چپ چاپ۔ فیر بعد
 اسی میں ہے۔"

"دیکھا تم نے؟" عمران بھی لڑکا صورت کے انداز میں بولیا کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔
 "یہ لوگ آگے میری صحت پر ہر کرنے۔۔۔ خدا انہیں عذات کرے۔"

"جیسے اتم نے سنا نہیں؟" سد جنت ہشتہ نے پھر لڑکا لڑکا اور دوسرے ہی لمحے میں کسی نے
 دروازہ کھول کر عمران کو بیچے بھج لیا۔

"تم سے اتم بیٹھی دیکھ رہی تھیں۔ جیسے لے جائے۔" عمران نے بولیا کو مخاطب کیا۔ مگر
 وہ بکھ بولی ٹھیک۔ ویسے اسے بھی من لوگوں کی یہ حرکت گراں گذری تھی۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ

جو کچھ بھی ہو رہا ہے دیکھنے نو کے حکم سے ہو رہا ہے اس بے چاری کو کیا علم کہ انہیں تو اس وقت
 ہی اس کے قریب کڑا ان سب کو اچھی طرح اوجھار رہا ہے۔

جیسے ہی کار حرکت میں آئی عمران نے چیخ کر کہا۔ "خدا کرے تم سبوں کی۔۔۔ بھیاں مر
 جائیں۔۔۔ اور جو لیا کو زندگی بھر۔۔۔ نہ نصیب ہو۔۔۔ شوہر۔۔۔ شوہر۔۔۔"

○

دوسری صبح عمران اپنے عیش میں بیٹھا اپنے ملازم سلیمان کو اوجھار لیں کا نظر انکس لازم سمجھا
 لیا تھا آخر کواں کرتے کرتے دک کر پوچھا "کیا سمجھا؟"

"نہ کیا صاحب؟"

"کیا سمجھا؟"

"بہتر کلاس میں لگیش ہو رہا ہے۔"

"انکس لازم؟" عمران دہڑا۔ "بھلی لگیش۔۔۔ اب تو بھی بڑا آدی نہیں بن سکا۔
 عیش جو چاہیں لگائے گا۔ ہپ، دیکھو، کواں ہے باہر۔ دروازہ کھولا۔"

یہ دروازہ پر بڑی دیر سے کوئی دھک دے رہا تھا۔ سلیمان نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔
 سامنے کچھ غاض نظر آیا اور عمران نے چیخ کر کہا۔ "ابہ! سلیمان کے بچے یہ تو نے کیا کیا؟"
 لیاں اندر آ گیا۔ وہ قہر بھرا نظروں سے عمران کو گھور رہا تھا۔ سلیمان چپ چاپ وہاں سے
 ٹھٹھک گیا۔

"بکھ بھی ہو۔" غاض طر کیا۔ "تمہارے بھتیجیاں ضرور لگاؤں گا۔ تم نے مجھے بھی دلیل
 کر سنی کی کوشش کی ہے۔ کیا تم میری سوں کو بھلا امت میرے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔ میرے
 ذاتی تمہارے امت ہے اور جو کچھ پروین کے راجہ طور پر تمہاری اٹھوں کے شکایت لے تھے اس
 نے تم پر امت ہی میں اپنی منافی پیش کر سکا ہے۔"

"میں یہیں اپنی منافی پیش کر سکتا ہوں۔" عمران نے گھو گھراؤ میں کہا۔ "میں صبح اٹھ کر
 لہو لہو۔۔۔ امت صاف کئے ہیں بعد وہ نہیں ہے۔ ہاتھ کی منافی تم بہاؤ کھا چکے ہو۔ ویسے میں

جس میں اس طبقے کا آدمی نہیں سمجھتا جس کا رزق ہیبت کی صفائی پر منحصر ہے۔ اتنی صفائیں اسے چاہیے۔
اب اگر تم اپنی ذرا سی بات کیلئے بدالت میں کھینچو تو خدا کرے تمہاری ہی جیہ ہو جائے۔

"تم شاید مذاق سمجھتے ہو۔" فیاض جیب میں ہاتھ ڈال کر ورنٹ نکالا ہوا بولا "یہ ہے ورنٹ اور دوسری جیب میں آنکڑیوں کا جوڑا ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں یہ تمہارے والد کا حکم ہے کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ کی جائے۔"

"میرے پاس من کا پیرا ہوں۔ رشوت میں نہیں ملاؤں۔" مہمن نے بھی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے کہ ہم دونوں اپنے کاغذ بدل کر انہیں غور سے پڑھیں۔"
فیاض کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ اسے بھرم لگے خدوہ کے قوسوں سے ملے تھے اور ٹھک خدوہ کے تیر لڑی سر سلطان تھے۔ اس حالت میں اسے پہلے ہی سے حدش تھا کہ شاید وہ مہمن پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان کی نظروں میں مہمن کی کتنی وقعت ہے۔ ویسے یہ بات تو اس کے فرضے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ مہمن بھی ٹھک خدوہ کے کسی شیعہ کا اسی افسر ہو سکتا ہے۔ اس نے مہمن کے ہاتھ سے اپنے حاصل کئے ہوئے ورنٹ کی مشورتی کا منہ ہار لے کر دیکھا اور اس کے ہونٹ بھی ٹٹک ہو گئے۔

"میں نہیں بدلتا فیاض نے کہہ دیا کہ وہ اس کی اپنی معلوم کئے لیتا ہوں پھر دیکھوں گا کہ میں؟"
"اس بار دوسرے لگا کر دیکھو۔ تاکہ میں دیکھ لوں گا وہی مر کر وہ ہوا۔ میرے پاس سے تو اسے سوچو تو۔ تمہاری آنکھوں میں سر۔ ہے۔ ہے۔ ہے۔"

فیاض نے ٹیلیفون اپنی طرف کھینچ کر کسی کو فون کیا اور جب ٹھنک شروع کی تو معلوم ہوا کہ وہ ڈی بسٹ سے حکام ہے جس نے مہمن کی گرفتاری کا ورنٹ جاری کیا تھا لیکن شاید دوسری طرف سے ملے ہوئے جواہرات میں کچھ تھے کیونکہ ذرا سی ہی دیر میں فیاض کے چہرے پر سر ہانی چھا گئی اور آنکھوں سے بے بسی جھٹکتے لگی تھی۔ ویسے وہ کہہ کر اس نے جیب سے روٹی نکالی۔ اور پوچھنی سے پینت پوچھنے لگا۔

"کو کا کو لا۔۔۔ منکوں تمہارے لئے؟" مہمن نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"آج ہی میں اسٹاپی دے رہا ہوں۔" فیاض بھڑک۔

اس طرح تم اپنی آنکھوں کی نظروں پر رحم کرو گے۔ خدا تمہاری مغفرت کرے اسٹاپی اپنے کے بعد سیدھے بیٹھیں آگاہ پر فیاض ان میں جھپٹیں دوسرے اور منکوں کا۔

"کو اس مت کرو۔" فیاض نے دانت چیر کر کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

مہمن کے ہاتھوں پر رشوت آئینہ منکروٹ تھی۔ پھر اچانک فون کی ٹنگٹی جی مہمن نے ویسے دھماکیا۔ دوسری طرف جو لیا ہوا ٹھک خدوہ تھی اس نے مہمن کے ٹیلیفون کے وہ نمبر فائل کئے تھے جو ٹیلیفون ڈائریکٹری میں موجود تھے۔

"بیو مہمن!"

"مہمن کا ہاتھ چپ ہے اگر رشوت کرو۔" وہ بڑے اعلیٰ آواز میں بولا "تم لوگ جیسے انسان فراموش ہو۔ تمہارے لئے میں نے اتنی محنت کی اور تم نے میرے ساتھ یہ بے تاذ کیا۔"

"میں کیا کرتی۔۔۔ دوسروں نے۔۔۔"

"مہمن جی ہو لکھے۔۔۔ لکھے یہ اسی کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ اسے لکھ لو کہ میں فیاض ہی کی طرح لکھ رہا ہوں اس کا بھی جڑہ فرق کر دوں گا۔"

"چہ نہیں تم کسی آدمی کا منہ کر رہے ہو۔ میں ایسے کسی آدمی کو نہیں جانتی مگر تمہارے ورنٹ کا کیا ہو؟"

"تم سے مطلب؟۔۔۔ تم نے تو اپنا وہ سیدھا کر لیا۔"

"لیکن۔۔۔ منہ کیا ہو؟"

"کچھ بھی نہیں!۔۔۔ وہ تو وہ منہ کے بیٹھا ہوں۔ چہ نہیں کب کر تو کر لیا جاساں!۔۔۔"

مہمن نے کہا اور سلسلہ متعلق کر دیا۔

ختم شد